عبداللطیف خالد چیمہ

ڈاکٹر خالد سومرو کا قتل اور کیپٹن (ر) صفدر کی قومی اسمبلی میں تقریر

جمعیت علماء اسلام سندھ کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر خالد محمود سومرو کے سانحۂ قتل کے حوالے سے یکم دسمبر کو قومی اسمبلی میں صدائے بازگشت سنی گئی۔ مسلم لیگ (ن) کے رکن قومی اسمبلی جناب کیپٹن (ر) صفدر نے اِس پر جو حقیقت پسندانہ گفتگو کی اُس کو ہم نعرۂ رُستاخیز سے تعبیر کرتے ہوئے تمام مذہبی طبقات کی طرف سے اس جرأت رِندانہ پر مبارک بادبھی پیش کرتے ہیں اور شکریہ بھی ادا کرتے ہیں۔ جناب کیپٹن (ر) صفدر کی قومی اسمبلی میں کی گئی گفتگو کو ہم من وعن نقل کرتے ہیں۔

'' قاری یوسف صاحب کی بات کو میں آگے بڑھاؤں گا اور ڈاکٹر خالد محمود سومرو کی شہادت پر میں بات کروں گا۔ یہ ڈاکٹر صاحب کی شہادت کسی ایک شخص کی شہادت نہیں ہے، کسی ایک جماعت کی شہادت نہیں ہے، کسی ایک فرد کی شہادت نہیں ہے، ایک عالمِ دین جو صبح کی نماز کے لیے مسجد میں جارہا ہے اور سجدے میں اس کا سر ہے اور اُس کو شہید کر دیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر! اس سے ہم کیا سبق لیں گے، کس طرف ہم دیکھیں گے۔ کیا اُس شخص کا قصور یہ تھا کہ وہ ننگے پاؤں چل کے مدارس میں حدیث پڑھنے گیا، قرآن سیکھا اور اللہ کے دین کو آگے پھیلا رہا تھا۔ یہ تو آج اگر بات کریں تو ایسٹ انڈیا والا نظریہ سامنے آرہا ہے۔ جب وہ لوگ ایسٹ انڈیا کمپنی برصغیر میں آئے تو اُنہوں نے پہلی رپورٹ میں لکھا کہ ان کے جو علماء ہیں اِن کو جو پڑھانے والے ہیں، اِن کو اللہ اور اُس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے راستہ دکھانے والے ہیں، اِن کی تذلیل کی جائے اور اِن کی محبتیں دل سے ختم کی جائیں۔ جب علماء کی محبتیں دِل سے ختم ہوئیں تو پھر ہمیں تاریخ بتاتی ہے کہ مسلمانوں کی برصغیر کے اندر کتنی تذلیل ہوئی! اس لیے کہ اُن کے دلوں سے علماء کی محبت نکل گئی تھی، آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''میری اُمت کے علماء، نبیوں کے وارث ہیں'' خواہ وہ کسی بھی مسلک سے تعلق رکھتے ہوں۔ مگر اللہ کا قرآن اور نبی کی حدیث تو اُن کے سینوں کے اندر پیوست ہے۔ جناب ڈپٹی سپیکر! آج دل خون کے آنسو رو رہا ہے۔ ہم بھی اُنہی آستانوں، اُنہی ولیوں، اُنہی بزرگوں کی اولاد میں سے ہیں۔ ہمارا دِل دُکھا کہ ایک شخص کے بیٹے کی شادی ہے۔ وہ ایک شاعر نے بڑا اچھا کہا تھا کہ

اے شمرِ بد نہاد ذرا ہاتھ روک لے
سجدے میں سر ہے محوِ عبادت حسین ہے

یہ لوگ جب کہ سجدے میں سر ہوتا ہے تو کون لوگ ہیں جو اُن پہ فائرنگ کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر! اس کو بڑے دور تک دیکھنا پڑے گا۔ کل مجھے بڑا دُکھ ہوا ہمارے صوبے کا پرویز خٹک کہتا ہے کہ ہم علماء کو سڑکوں پر گھسیٹیں گے! کوئی مائی کا لال پیدا ہوا ہے جو ہمارے اماموں کو سڑکوں پر گھسیٹے!

پرویز خٹک صاحب! کیا ہوا اگر آپ ناچ گانے کی محفل میں ذرا لیٹ پہنچ گئے۔ لوگ احتجاج کر رہے تھے دل خون کے آنسو رو رہا تھا اور جناب ڈپٹی سپیکر! 29 / تاریخ ہمارے پاکستان صوبہ خیبر پختونخواہ کا ایک تاریخ ساز دن تھا جب پرائم منسٹر

آف پاکستان تاشقند سے گوادر کی اِبتداء حویلیاں آپ کے حلقے سے کر رہے تھے اور میں دیکھ رہا تھا کہ وہ شخص اِفتتاح پر آنے والے لوگوں کو خطاب کر رہا تھا مگر اُس کا دِل دُکھ رہا تھا کیونکہ اُس کے ساتھ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دوسری نشست پہ نہیں تھے، جنھوں نے جانا تھا! اُن کا ساتھی شہید ہوا تھا، جناب اب وہ افتتاح کی تقریب بھی آہوں اور سسکیوں میں گزر رہی تھی! ڈاکٹر خالد ایک چھوٹی شخصیت نہیں تھے۔ ایک شخص کی شہادت ایک شخص کا قتل پوری اُمت اور پوری انسانیت کا قتل ہے، یہ ہمارا دین کہتا ہے اور میں یہ آج پوچھتا ہوں کہ علماء دین بیٹھے ہیں اگر 1857ء کی تحریکِ آزادی چلی تھی تو اِنہی علماء کے قدموں کا فیض تھا کہ وہ تحریک چلی اور تاجِ برطانیہ کے خلاف بغاوت ہوئی۔ جناب ڈپٹی سپیکر! پیچھے ذرا اور چلیں تحریکِ خلافت کا سہرا کس کے سر ہے۔ تحریکِ پاکستان کا سہرا کس کے سر ہے، میں تو کہتا ہوں کہ 73 کے آئین کے اندر تحریک تحفظِ ختم نبوت کا سہرا بھی اِنہی لوگوں کے سر ہے، آج ان کی قبریں منور ہیں، میں اگر جاؤں سید ابوالاعلیٰ مودودی کی ہسٹری پر، شاہ احمد نورانی مرحوم کی ہسٹری پر، بابا عبدالستار خان نیازی جو خالص نیازی تھا دوستو! آدھے راستے کا نیازی نہیں تھا، اُس کی ہسٹری پر جاؤں جنہوں نے 73ء کے آئین کو رونق بخشی۔ آج 73ء کے آئین کو لوگ آئین کہتے ہیں میں مقدس آئین کہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر! اگر آپ اُس کو کفن میں رکھ کر لے جائیں، اللہ کے فرشتے پوچھیں تمہارا رب کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ اِس شخصیت بابرکت کے متعلق تمہارا کیا نظریہ ہے، اگر اِن سوالوں کا جواب نہ آئے تو اُس وقت اپنے کفن سے 73ء کا آئین نکالنا اور کہنا کہ میں نے ایک ایسے آئین کا تحفظ کیا جو تحفظِ ختم نبوت پر دلالت کرتا تھا۔ قسم خدا کی بخشے جاؤ گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر! ذوالفقار علی بھٹو ہو، یا ہمارے علماء ہوں رہتی دنیا تک اٹھا کے دیکھ لیں ساری دنیا اسلامی دنیا کے آئین جو ہیں۔ واحد آئین ہے اِن علماء کی محنتوں کا جن کی کاوشوں کا۔ جن کی قربانیوں کا کہ 1973ء کی وہ مسلم مسجد جو خون سے نہادی گئی تھی، جس کا خون باہر سڑکوں پر آ گیا تھا۔ کون لوگ تھے، اُس میں! یہی علماء تھے جنہوں نے پاکستان بنایا، جو پاکستان بچا رہے تھے۔ جو تحفظِ ختم نبوت کے مجاہد بن کر نکلے آج ڈاکٹر خالد محمود کو پوری قوم پوری اُمت سلام پیش کرتی ہے، اُس کی شہادت پر۔

ہماری اُمت کے علماء ہیں، جن کی اگر تذلیل ہوگی تو اِس اُمت کی بھی تذلیل ہوتی رہے گی، اگر اِن پیروں، بزرگوں، علماء کا اِحترام ہوگا تو پھر رہتی دنیا تک ہمارا احترام جاری رہے گا، بہت شکریہ۔ میں آج بڑے دکھ کے ساتھ اُس کی اولاد سے۔ اس کے مشن کو جاری رکھنے والوں کو سلام پیش کرتا ہوں کہ اللہ کا دین، حدیث، اللہ کا قرآن اِن راستوں سے پھیلتا رہے گا۔ ایک ڈاکٹر کی شہادت سے یہ نہیں رُکے گا، اِن شاءاللہ کئی ڈاکٹر پیدا ہوں گے۔

احرار نیوز کا اِجرا:

حضرت قائد احرار مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے انتقال سے کچھ عرصہ پہلے راقم کو تاکیداً فرمایا تھا کہ مخابرات اور حالات حاضرہ پر تبصروں اور تجزیوں کے لیے لاہور سے ایک ہفت روزہ اخبار / رسالہ نکالنے کی فکر کرو۔ فرمانے لگے کہ ’’نقیبِ ختم نبوت‘‘ مہینے کے بعد شائع ہوتا ہے اور اس وقفے میں حالات تیزی سے بدلتے رہتے ہیں اور بات پرانی ہو جاتی ہے۔ اس کی اشد ضرورت تو تھی ہی مُستزاد اُن کا یہ فرمانا کہ خود میرے طبعی ذوق کے عین مطابق بھی تھا۔